بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرحوم کی قرض دی ہوئی رقم میں وراثت کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے بکر کو اپنی زمین بیچ کر رقم بطور قرض دی اور بکر سے کہا کہ جب تمہاری زمین بِک جائے تو میری رقم لوٹا دینا، بکر کے قرض لوٹانے سے پہلے زید کا انتقال ہوگیا، پھر بعد میں اس کے ایک بیٹے کا بھی انتقال ہوگیا، اس نے اپنے پیچھے بیٹے، بیٹی، بیوی اور والدہ چھوڑیں۔ اور بعد میں والدہ کا بھی انتقال ہوگیا۔ شرعی رہنمائی فرمائیں کہ بکر کے قرض لوٹانے پر زید کے مرحوم بیٹے کے بیوی بچوں کا اس رقم میں سے حصہ بنے گا یا نہیں؟

جواب

صورت مسئولہ میں بکر کے قرض لوٹانے پر زید کی وفات کے وقت جو ورثا زندہ تھے، ان سب کا اس میں حصہ ہے، اب اگر بعد میں کوئی وارث فوت ہوگیا تو اس کا حصہ اس کے ورثا کو شرعی حصوں کے مطابق دیا جائے گا۔ لہذا صورت مسئولہ میں زید کے انتقال کے وقت جو بیٹا زندہ تھا، اس کا حصہ دیگر مال وراثت کے ساتھ ساتھ قرض والے مال میں ثابت ہوا اور اس کے انتقال کے وقت جو اس کے ورثا تھے یعنی بیوی، بچے اور والدہ۔ ان کا اس سارے مال وراثت میں (قرض اور اس کے علاوہ میں) حصہ ثابت ہوا۔ اور والدہ کے حصے میں جو مال آیا، اس کے انتقال کے وقت جو ورثا زندہ تھے، اس کا حصہ، اس کے ورثا میں تقسیم ہوگا۔

اس لیے کہ قاعدہ یہ ہے کہ کسی شخص کے فوت ہونے کے وقت اس کے جو ورثا زندہ ہوں، وہ اپنے مورث کے ترکہ میں سے حصہ پاتے ہیں، اور اگر ان ورثا میں سے کوئی وارث اپنے حصے پر قبضہ کرنے سے پہلے ہی فوت ہوجائے تو اس کا حصہ، اس کی موت کے وقت جو اس کے ورثا زندہ ہوں، ان کی طرف منتقل ہوجاتا ہے، اگرچہ بعد میں ان میں سے بھی کوئی ایک یا سب وفات پا جائیں۔ پھر ان فوت ہونے والوں کے ورثا میں بھی اوپر ذکر کردہ تفصیل کے مطابق حصے کی منتقلی ہوگی۔

ردالمحتار میں ہے ”وشروطه ثلاثة: موت مورث ۔۔۔ ووجود وارثه عند موته حيا حقيقة أو تقديرا كالحمل والعلم بجهة إرثه“

ترجمہ: میراث کی تین شرطیں ہیں (1) مورث کا مرنا (2) مورث کی موت کے وقت وارث کا زندہ موجود ہونا، چاہے حقیقی طور پر ہو یا تقدیری طور پر جیسے حمل (3) جہت میراث کا علم ہونا۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الفرائض، ج 10، ص 525، کوئٹہ)

ردالمحتار میں ہے ”المناسخة: ”هي مفاعلة من النسخ بمعنى النقل والتحويل والمراد بها هنا أن ينتقل نصيب بعض الورثة بموته قبل القسمة إلى من يرث منه“ ترجمہ: مناسخہ، یہ نسخ سے باب مفاعلہ کے وزن پر منتقل اور تحویل ہونے کے معنی میں ہے اور

اس سے مراد یہاں یہ ہے کہ ترکہ تقسیم ہونے سے پہلے بعض ورثا کی وفات کی وجہ سے ان کا حصہ ان کے ورثا کی طرف منتقل ہو جائے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الفرائض، فصل فی المناسخۃ، ج10، ص589، کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے "بعد موت مادر زندہ تھا اگرچہ ایک آن بعد مر گیا تو یہ چھ سہام بحالت حیات خود اسے، ورنہ بحسب احکام فرائض اس کی زوجہ وغیرہ ان کے ورثہ کو کہ اس کی موت کے وقت زندہ تھے، اگرچہ اب مر چکے ہوں، دے دئیے جائیں۔ "(فتاوی رضویہ، ج26، ص101، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

دین میں وراثت جاری ہونے کے حوالے سے فتاوی رضویہ کا یہ جزئیہ ملاحظہ فرمائیے! "مہر جبکہ کُل یا بعض ذمہ شوہر واجب الادا ہو اور عورت بے ابراو معافی معتبر شرعی مرجائے تو وہ مثل دیگر دیون و اموال متروکہ زن ہوتا ہے اگر شوہر بعد کو زندہ رہے تو وہ خود بھی اس سے اپنا حصہ شرعی حسب شرائط مقررۂ علم فرائض پاتا ہے جبکہ عورت کا ترکہ قابل تقسیم ورثہ ہو"(فتاوی رضویہ، ج26، ص167، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: GRW-576

تاریخ اجراء: 05 ربیع الثانی 1444ھ/31 اکتوبر 2022ء